4 سلسلہ مطبوعات
مسائل
نماز جنازہ
تالیف
محدث العصر حافظ زبیر علی زئی
ترتیب
عبدالرؤف ناجی السلفی
ناشر: ادارہ دار السلفیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم　سلسلہ مطبوعات نمبر 4

مسائل

نماز جنازہ

تصنیف

محدث العصر حافظ **زبیر علی زئی** رحمہ اللہ

ترتیب

عبدالروف ہانجی السّلفی

ناشر

ادارہ دارالسّلفیہ خیر پورہ آرونی (مقبوضہ کشمیر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام: مسائل نمازِ جنازہ

مصنف: محدث العصر حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ

ترتیب وکمپوزنگ: عبدالرؤف ہانجی السّلفی

ناشر: ادارہ دارالسّلفیہ خیر پورہ آرونی

ہدیہ: ۱۵ روپیہ [نفع ادارہ کے کھاتے میں جائے گا]

اشاعتِ اول: جنوری ۲۰۱۵ء [دوہزار]

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

e-mail:armanraouf777@gmail.com

whatsapp=+918803045299

عرضِ ناشر

دینِ اسلام کا سیکھنا اور اس کی اشاعت ہر مسلمان پر فرضِ عین ہے۔ تبلیغِ دین ایک عظیم عبادت ہے اور اس خدمت کے لئے اللہ تعالیٰ جس کو چُن لے اور پھر وہ اپنی ڈیوٹی احسن طریقے سے انجام دے تو وہ کامیاب انسان ہے۔ ادارہ دارالسّلفیہ اگرچہ ابھی اپنی ٹانگوں پر کھڑا ابھی نہیں ہوا ہے تاہم ہمیں اپنی ذمہ داری کا احساس ہے۔ ہم حتی الامکان فریضۂ تبلیغِ دین کو ادا کرنے میں کوشاں ہے۔ اسی سلسلہ کی ایک اور کوشش پیشِ خدمت ہے۔

جنائز کا موضوع ایک اہم موضوع ہے جس پر ایک جامع کتاب مستقبل قریب میں ترتیب دی جائے گی۔ ان شاءاللہ

فی الحال ادارۂ دارالسّلفیہ خیر پورہ، محدث العصر علامۃ حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ کا ایک مختصر مگر جامع مقالہ چھَپانے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔حافظ صاحب نے اس میں حسبِ عادت صرف صحیح اور حسن لذاتہ روایات سے استدلال کیا ہے۔ہم نے مقالہ امانت داری کے ساتھ بغیر کسی کمی یا زیادتی کے نقل کیا ہے۔اصل مقالہ میں حواشی صفحہ کے نچلے حصہ میں دی گئی تھی ۔ چھوٹے سائز کی وجہ سے ہم نے ان پر نمبر نگ دے کر الگ صفحات پر نقل کیا ہیں۔نمازِ جنازہ میں صرف ایک طرف سلام پھیرنے پر لوگوں میں اختلاف پایا جاتا ہے اس لئے ہم نے اس پر الگ مضمون تحریر کیا ہے۔ واضح رہے کہ مذکورہ مضمون حافظ صاحب کا نہیں بلکہ ہم نے آپ کی دوسری

تحریروں سے استفادہ کر کے خود لکھا ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ آپ کو ہماری یہ کوشش پسند آئے گی اور آپ ہمیں اپنے مفید مشوروں سے فیضیاب کرتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مصنِف حافظ زئی رحمہ اللہ کی تمام خطائیں معاف فرما کر انہیں جنت الفردوس عطا فرمائے اور ہماری ان کوششوں کو قبول فرمائے۔ آمین

عبدالرؤف ہانجی السّلفی

ادارہ دارالسّلفیہ خیر پورہ آرونی

+918803045299

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمازِ جنازہ پڑھنے کا صحیح و مدلل طریقہ

1۔ وضوء کریں (۱)

2۔ شرائط نماز پوری کریں (۲)

3۔ قبلہ رخ کھڑے ہو جائیں (۳)

4۔ تکبیر (اللہ اکبر) کہیں (۴)

5۔ تکبیر کے ساتھ رفع یدین کریں (۵)

6۔ اپنا دایاں ہاتھ اپنی بائیں ذراع پر رکھیں (۶)

7۔ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر، سینے پر رکھیں (۷)

8۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ مِنْ ھَمَزِہٖ وَنَفَخِہٖ وَنَفَسِہٖ پڑھیں (۸)

9۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھیں(۹)

10۔سورہ فاتحہ پڑھیں(۱۰)

11۔آمین کہیں(۱۱)

12۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھیں(۱۲)

13۔ایک اور سورت پڑھیں(۱۳)

14۔پھر تکبیر کہیں(۱۴)اور رفع یدین کریں(۱۵)

15۔ نبی ﷺ پر درود پڑھیں(۱۶)مثلاً

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ

اِبْرَاھِیمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (۱۷)

16۔ تکبیر کہیں (۱۸) اور رفع یدین کریں (۱۹)

17۔ میت کے لئے خالص طور پر دعا کریں (۲۰)

18۔ چند مسنون دعائیں درج ذیل ہیں

= اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنِا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَ اُنْثَانَا ،اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَی الْاِیْمَانِ، اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعَدَهٗ (۲۱)

=اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَکْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ،

وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَاَبْدِلْهُ دَاراً خَيْراً مِّنْ دَارِهِ وَاَهْلًا خَيْراً مِّنْ اَهْلِهِ وَزَوْجاً خَيْراً مِّنْ زَوْجِهِ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ(۲۲)

=اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ ، فَاَعِذْهُ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ ، اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (۲۳)

=اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ، كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مُحْسِناً

فَزِدْ فِیْ حَسَنَاتِہٖ وَاِنْ کَانَ مُسِیًاً فَتَجَاوَزْ عَنْ سَیِّئَاتِہٖ، اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ (۲۴)

=اَللّٰھُمَّ اَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ(۲۵)

= اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَصَغِیْرِنَاوَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَ اُنْثَانَاوَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا،اَللّٰھُمَّ مَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنْھُمْ فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ وَمَنْ اَبْقَیْتَہٗ مِنْھُمْ فَاَبْقِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ (۲۶)

=اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِھٰذِہِ النَّفْسِ الْحَنِیْفِیَّۃِ الْمُسْلِمَۃِ وَاجْعَلْھَا مِنَ الَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَکَ وَقِھَا عَذَابَ الْجَحِیْمِ (۲۷)

18۔میت پر کوئی دعا موقت (خاص طور پر مقرر شدہ) نہیں

ہے(۲۸) لہٰذا جو بھی ثابت شدہ دعا کرلیں جائز ہے۔ سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے قول اور تابعین کے اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ میت پر کئی دعائیں جمع کی جاسکتی ہیں۔

19۔ پھر تکبیر کہیں (۲۹)

20۔ پھر دائیں طرف ایک سلام پھیر دیں (۳۰)

☆=☆=☆=☆=☆=

حواشی

(۱) حدیث "لا تقبل صلوۃ بغیر طھور" وضوء کے بغیر کوئی نماز نہیں ہوتی / رواہ مسلم فی صحیحہ:(۵۳۵) ۲۲۴/۱ [نیز دیکھئے صحیح بخاری:۶۲۵۱]

(۲) حدیث "وصلوا کما رأیتمونی أصلی" اور نماز

اس طرح پڑھو جیسے مجھے پڑھتے دیکھا ہے/رواہ البخاری فی صحیحہ: ٦٣١

(٣)موسوعة الإجماع فی الفقه الإسلامی(ج٢ص٧٠٤)
وانظر صحیح البخاری: ٦٢٥١

(٤) عبدالرزاق فی المصنف (٣/٤٨٩،٤٩٠ح٦٤٢٨)
وسنده صحیح، وصححه ابن الجارود بروایته فی المنتقی (٥٤٠)

زبان کے ساتھ نماز جنازہ کی نیت ثابت نہیں ہے۔

(٥) عن نافع قال ''**کان(ابن عمر)یرفع یدیه فی کل تکبیرة علی الجنازة**'' (ابن أبی شیبة فی المصنف ٣/٢٩٦ ح١١٣٨٠وسنده صحیح)

(٦)البخاری:(٧٤٠)والإمام مالك فی المؤطا (١/١٥٩

ح۳۷۷)

(۷)أحمد فی مسنده(۲۲٦/۵ ح۲۲۳۱۳)وسنده حسن،

وعنه ابن الجوزی فی التحقیق(۲۸۳/۱ ح۴۷۷)

تنبیہ: یہ حدیث مطلق نماز کے بارے میں ہے جس میں جنازہ بھی شامل ہے کیونکہ جنازہ بھی نماز ہی ہے۔

(۸)سنن ابی داؤد (۷۷۵)وسنده حسن

(۹)النسائی(۹۰٦)وسنده صحیح وصححه ابن خذیمة (۴۹۹)وابن حبان (الاحسان: ۱۷۹۷) والحاکم علی شرط الشیخین (۲۳۲/۱) ووافقه الذهبی وأخطأ من ضعفه

(۱۰) البخاری (۱۳۳۵)وعبدالرزاق فی المصنف(۴۸۹/۳، ۴۹۰ ح۶۴۲۸)وابن الجارود(۵۴۰)

☆ **چونکہ سورہ فاتحہ قرآن ہے لہٰذا اسے قرآن (قرأت) سمجھ**

کر ہی پڑھنا چاہئے۔ جو لوگ سمجھتے ہیں کہ جنازہ میں سورہ فاتحہ قرأت (یعنی قرآن) سمجھ کر نہ پڑھی جائے بلکہ صرف دعا سمجھ کر پڑھی جائے ان کا قول باطل ہے۔

(۱۱)النسائی(۹۰٦)وسنده صحیح، ابن حبان (الاحسان: ۱۸۰٥)وسنده صحیح

(۱۲)مسلم فی صحیحه (٤۰۰/٥۳) وهو صحیح و الشافعی فی الأم (۱۰۸/۱)وصححه الحاکم علی شرط مسلم (۲۳۳/۲)ووافقه الذهبی و سنده حسن

(۱۳)النسائی(٤/٧٤،٧٥ح۱۹۸۹)وسنده صحیح

(۱۴)البخاری (۱۳۳٤)ومسلم(۹٥۲)

(۱۵)ابن أبی شیبة(۲۹٦/۳ح۱۱۳۸۰)وسنده صحیح عن ابن عمر رضی الله عنهما

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ مکحول، زہری، قیس بن ابی حازم، نافع بن جبیر اور حسن بصری وغیرہم سے جنازے میں رفع یدین ثابت ہے۔ دیکھئے الحدیث :۳ (ص ۲۰) اور یہی جمہور کا مسلک ہے اور یہی راجح ہے نیز دیکھئے جنازہ کے مسائل فقرہ:۳

(۱۶) عبدالرزاق فی المصنف (۴۸۹/۳، ۴۹۰ ح ۶۴۲۸) وسنده صحیح

(۱۷) البخاری فی صحیحه (۳۳۷۰) والبیهقی فی السنن الکبری (۱۴۸/۲ ح ۲۸۵۶)

(۱۸) البخاری (۱۳۳۴) ومسلم (۹۵۲)

(۱۹) ابن ابی شیبة (۲۹۶/۳ ح ۱۱۳۸۰) وسنده صحیح

(۲۰)عبدالرزاق فی المصنف (٦٤٢٨)وسنده صحیح وابن حبان فی صحیحه (الموارد:٧٥٤)وابوداؤد (٣١٩٩) وسنده حسن

تنبیہ: اس سے مراد نماز جنازہ کے اندر دعا ہے دیکھئے باب ماجاء فی الدعاء فی الصلوۃ علی الجنازۃ(ابن ماجه:١٤٩٧)

(۲۱)الترمذی(١٠٢٤)وسنده صحیح وأبوداؤد (٣٢٠١)

(۲۲)مسلم(٩٦٣/٨٥،ترقیم دارالسلام:٢٢٣٢)

(۲۳)ابن المنذر فی الاوسط (٤٤١/٥ ح٣١٧٣)وسنده صحیح، وابوداؤد(٣٢٠٢)

(۲۴)مالك فی المؤطا(٢٢٨/١ ح٥٣٦)وإسناده صحیح عن ابی هریره رضی الله عنه، موقوف

(۲۵)مالك فی المؤطا(٢٢٨/١ ح٥٣٧)وإسناده صحیح

عن ابی هريرة رضی الله عنه، موقوف

یہ دعا سیدنا ابو ہریرہ معصوم بچے کی میت پر پڑھتے تھے۔

(۲۶)ابن أبی شيبة فی المصنف(۲۹۳/۳ ح ۱۱۳۶۱)عن عبدالله بن سلام رضی الله عنه، موقوف وسنده حسن

(۲۷)ابن ابی شيبة (۲۹۴/۳ ح۱۱۳۶۶)وسنده صحيح ، وهو موقوف علی حبيب بن مسلمة رضی الله عنه

(۲۸)ابن أبی شيبة (۲۹۴/۳ ح۱۱۳۷۵)عن سعيد بن المسيب والشعبی (۱۱۳۷۱) عن محمد (بن سيرين) وغيرهم من آثار التابعين قالوا: **ليس علی الميت دعاء موقت** (نحو المعنی)وهو صحيح عنهم

(۲۹)البخاری(۱۳۳٤)ومسلم(۹۵۲)

(۳۰)عبدالرزاق(٤۸۹/۳ ح٦٤۲۸)وسنده صحيح، وهو

مـرفوع، ابن ابی شیبة (۳۰۷/۳ ح ۱۱٤۹۱)عن ابن عمر من فعله و سنده صحیح

تنبیہ: نماز جنازہ میں دونوں طرف سلام پھیرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ سے ثابت نہیں ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے احکام الجنائز (ص ۱۲۷) میں بحوالہ بیہقی (٤۳/٤) نماز جنازہ میں دونوں طرف سلام والی روایت لکھ کر اسے حسن قرار دیا ہے۔ لیکن اس کی سند دو وجہ سے ضعیف ہے

(1) حماد بن ابی سلیمان مختلط ہے اور یہ روایت قبل از اختلاط نہیں ہے۔

(2) حماد مذکور مدلس ہے دیکھئے طبقات المدلسین (۲/٤۵) اور روایت معنعن ہے۔ امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ

فرماتے ہیں کہ: جو شخص جنازے میں دو سلام پھیرتا ہے وہ جاہل ہے جاہل ہے(مسائل ابی داؤد عن الإمام أحمد (ص ١٥٤ وسنده صحيح)(اس مسئلے پر مزید دیکھئے ص ٥٦)

☆☆☆☆☆☆☆

جنازہ کے بعض مسائل

1۔نماز جنازہ میں پانچ تکبیروں کا بھی ثبوت ہے دیکھئے
صحیح مسلم (٩٥٧/٧٢[٢٢١٦]) لیکن چار تکبیریں بہتر
ہیں کیونکہ یہ کئی سندوں سے ثابت ہیں مثلاً دیکھئے صحیح
بخاری (١٣٣٤) وصحیح مسلم(٩٥٢)
سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو چار تکبیروں پر جمع کیا تھا،
دیکھئےالاوسط لابن المنذر (٤٣٠/٥)وسندہ صحیح
تنبیہ: اگر جنازہ پڑھنے والا بھول کر تین تکبیریں کہہ کر سلام
پھیر دے تو جنازہ ہوگیا، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے
[سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے جنازے پر تین تکبیریں

کہیں اور (سلام پھیر کر) چلے گئے۔(مصنف ابن ابی شیبہ ۳/۳۰۳ ح۱۱٤٥٦ وسندہ صحیح)]

2۔جس مسلمان میت کا جنازہ چالیس ایسے (صحیح العقیدہ) آدمی پڑھیں جنہوں نے اللہ کے ساتھ کوئی شرک نہ کیا ہو تو اللہ تعالیٰ اس میت کے بارے میں ان کی سفارش قبول فرماتا ہے(مسلم [۲۱۹۹] ۹٤۸/٥۹)

3۔سنن ترمذی میں سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ”ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبّر علی جنازۃ فرفع یدیہ فی اول تکبیرۃ......“ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازے پر تکبیریں کہیں تو آپ نے (صرف) پہلی تکبیر میں (ہی) رفع یدین کیا(ح۱۰۷۷ وقال:

هذا حديث غريب)

اس روایت کی سند میں ابوفروۃ یزید بن سنان ضعیف ہے

(تقريب:٧٧٢٧)

دوسرے راوی امام زہری مدلس ہیں(طبقات المدلسين:

٣/١٠٢،المرتبة الثالثة و شرح معانی الآثار للطحاوی باب

مس الفرج ١/٥٥)

سنن دارقطنی میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے

مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کی پہلی تکبیر

میں رفع یدین کرتے تھے پھر دوبارہ نہیں کرتے تھے

(٢/٧٥ح١٨١٤)

یہ سند دو وجہ سے ضعیف ہے۔

ا:اس کا راوی الفضل بن السکن مجہول ہے(احکام الجنائز للالبانی ص١١٦)

ب: دوسرا راوی حجاج بن نصیر ضعیف ہے(دیکھئے تقریب التہذیب:١١٣٩)

معلوم ہوا کہ نماز جنازہ میں رفع یدین نہ کرنے والی دونوں روایتیں ضعیف یعنی مردود ہیں۔ حافظ ابن حجر نے ان دونوں حدیثوں کو ضعیف قرار دیا ہے ''وإسنادهما ضعيفان ولا يصح فيه شيء،وقد صح عن ابن عباس أنه كان يرفع يديه في تكبيرات الجنازة ، رواه سعيد بن منصور''

ان دونوں روایتوں کی سندیں ضعیف ہیں۔ اور اس کے

بارے میں (کہ نماز جنازہ میں رفع یدین نہیں کرنا چاہیے) کوئی چیز صحیح نہیں ہے۔ اور ابن عباس سے صحیح ثابت ہے کہ وہ جنازہ کی تکبیروں میں رفع یدین کرتے تھے۔ اس سے سعید بن منصور نے روایت کیا ہے۔ (التلخیص الحبیر ۱٤٧/۲ ح۸۰۷)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما والے اثر کی سند نہیں ملی۔

تنبیہ: یہ بات عجیب وغریب ہے کہ شیخ البانی رحمہ اللہ نے سنن ترمذی و سنن دار قطنی کی دونوں ضعیف سندوں کو ملا کر "حسن" قرار دیا ہے۔ حالانکہ ان کی تحقیق کے سراسر برخلاف حافظ ابن حجر رحمہ اللہ ان دونوں سندوں کو ضعیف ہی سمجھتے ہیں۔

4۔ نماز جنازہ سراً بھی ثابت ہے (دیکھئے سنن النسائی

۲۸۱/۱ ح ۱۹۹۱ والحدیث:۳ ص ۲۵ و سندہ صحیح) **اور جہراً بھی ثابت ہے** (دیکھئے سنن النسائی ۲۸۱/۱ ح ۱۹۸۹ وھدیۃ المسلمین ، جدید ص ۹۳ و سندہ صحیح)

تنبیہ: اگر تمام مقتدی سورہ فاتحہ فی الجنازہ پڑھنے کے قائل ہوں تو جنازہ سراً پڑھنا افضل ہے اور اگر مقتدی حضرات سورہ فاتحہ فی الجنازہ پڑھنے کے قائل نہ ہوں، انہیں فاتحہ فی الجنازہ کی تعلیم مطلوب ہو تو جنازہ جہراً پڑھنا افضل ہے۔ واللہ اعلم

5۔ نماز جنازہ میں دعائے استفتاح ((**سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک**)) **اِلخ** پڑھنا ثابت نہیں ہے۔ دیکھئے **مسائل ابی داؤد (ص ۱۵۳) واحکام الجنائز (ص ۱۱۹) الاسئلۃ**

والاجوبة الفقهيه (۱/۲٦۳) والاوسط لابن المنذر (۴۳٦/۵)

تنبیہ: سفیان ثوری اور اسحاق بن راہویہ سے جنازہ میں سبحانک اللھم اِلخ پڑھنا ثابت نہیں ہے۔

امام شعبی سے ضعیف سند کے ساتھ مروی ہے کہ "فی الاولیٰ ثناء علی الله" الخ (مصنَف ابن ابی شيبة ۲۹٦/۳ ح۱۱۳۷۸) (ومصنف عبدالرزاق ۴۹۱/۳ ح٦٤٣٤ ونماز مسنون، عبدالحمید سواتی ص ۷۳۰، فيه سفيان الثوری مدلس وعنعن)

اس میں ثنا سے مراد حمد (سورہ فاتحہ) ہے جیسا کہ شعبی سے ہی دوسری ضعیف سند میں آیا ہے (ابن ابی شیبہ ۲۹۵/۳

ح ۱۱۳۷۵)
محدث عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ کا مروجہ دعائے ثنا سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کی حدیث سے جائز سمجھنا (کتاب الجنائز ص ۵۲) مرجوع اور غلط ہے۔ واللہ اعلم

6۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی رضی اللہ عنہ کا جنازہ پڑھایا تو صحابہ کی دو صفیں بنائیں (صحیح مسلم: ۹۵۲/۶۶ وترقیم دارالسلام: ۲۲۰۹)

جس روایت میں تین صفوں کی فضیلت کا ذکر آیا ہے (سنن ابی داؤد: ۳۱۶۶) اس کی سند محمد بن اسحاق بن یسار کی تدلیس (عن) کی وجہ سے ضعیف ہے۔ لہٰذا صفیں طاق ہو یا جفت، دونوں طرح جائز ہے دیکھئے صحیح البخاری (باب من صف

صفین او ثلاثه علی الجنازة خلف الامام قبل ح:۱۳۱۷)

7۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کو قبر میں سیدنا ابوطلحہ الانصاری رضی اللہ عنہ نے اُتارا تھا، دیکھئے صحیح البخاری (۱۳۴۲ باب من یدخل قبر المرأة)

معلوم ہوا کہ فوت شدہ عورت کی چار پائی کو غیر محرم ہاتھ لگا سکتے ہیں اور کندھا دے سکتے ہیں۔

8۔ جنازے کی اطلاع دینا جائز ہے دیکھئے الحدیث: ۱۱ ص۱۸۔۲۱ والسنن الکبریٰ للبیهقی (۷۴/۴)

9۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خودکشی کرنے والے کا جنازہ نہیں پڑھا تھا(صحیح مسلم ۹۷۸/۱۰۷ ودارالسلام: ۲۲۶۲)

10۔ اگر بچہ مُردہ پیدا ہو یا پیدا ہوتے ہی مرجائے تو اس کی

نماز جنازہ پڑھنا صحیح ہے دیکھئے سنن ابی داؤد (۳۱۸۰ ولفظہ: **والسقط یصلی علیہ ویدعی لوالدیہ بالمغفرۃ والرحمۃ**، واِسنادہ صحیح)

محمد بن سیرین (تابعی) نے کہا: اگر بچے کی خلقت پوری ہوجائے تو اس کا جنازہ پڑھنا چاہیئے (ابن ابی شیبہ ۳/۳۱۷ ح۱۱۵۸۸ و سندہ صحیح)

11۔ اگر جوتے پاک ہوں تو جوتوں کے ساتھ فرض نماز و نوافل وسنن و جنازہ پڑھنا جائز ہے۔ دیکھئے صحیح البخاری (۳۸۶) و صحیح مسلم (۵۵۵)

۱۲۔ اگر جنازہ تیار ہو وضو کے لئے پانی نہ ملے اور جنازہ فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو ابراہیم نخعی، عطا بن ابی رباح اور حکم بن

عتیبہ کے نزدیک تیمّم کرکے جنازہ پڑھنا جائز ہے(ابن ابی شیبہ ۳۰۵/۳ ح ۱۱۴۶۹ وسندہ صحیح ح ۱۱۴۷۱ وسندہ صحیح ،ح ۱۱۴۷۳ وسندہ حسن)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: اگر تم بے وضو ہو اور جنازہ فوت ہونے کا ڈر ہو تو تیمّم کرکے جنازہ پڑھ لو

(ابن ابی شیبہ ۳/ ۴۰۵ ح ۱۱۴۶۷ وسندہ حسن)

13۔شہید کا جنازہ پڑھنا صحیح ہے دیکھئے صحیح البخاری (ح ۱۳۴۴ باب الصلوۃ علی الشہید) و صحیح مسلم (۲۲۹۶)

کئی شہیدوں کی اکٹھی نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔ دیکھئے شرح معانی الآثار للطحاوی (۱/ ۵۰۳ باب الصلوۃ علی

الشهداء حديث عبدالله بن الزبير رضى الله عنهما و سنده حسن) سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک مرد اور عورت کا (اکٹھا) جنازہ پڑھا تو مرد کی میت کو اپنے قریب رکھا (ابن ابی شيبه ۳۱۵/۳ ح ۱۱۵۷۳ و سنده صحيح) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ام کلثوم بنت علی اور ان کے بیٹے کا جنازہ پڑھا تو عورت کی میت کو قبلے کی طرف اور لڑکے کو اپنے سامنے رکھا (ابن ابی شيبه ۳۱۵/۳ ح ۱۱۵۷٤ و سنده صحيح) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نو آدمیوں کا جنازہ پڑھا تو اسے سیدنا ابو ہریرۃ وسیدنا ابن عباس وسیدنا ابوسعید وسیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہم نے سنت قرار دیا (عبدالرزاق فی المصنف ٤٦٥/٣ ح ٦٣٣٧ و سنده صحيح)

معلوم ہوا کہ کئی اموات کا اکٹھا جنازہ پڑھنا جائز ہے۔

14۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی رضی اللہ عنہ کا غائبانہ جنازہ پڑھا تھا۔ دیکھئے صحیح البخاری (١٣٢٠) وصحیح مسلم (٩٥٢) لہٰذا معلوم ہوا کہ غائبانہ نماز جنازہ جائز ہے۔

15۔ قبر پر نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے دیکھئے صحیح بخاری (١٣٣٦) وصحیح مسلم (٩٥٤)

مسند البزار میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: نهى عن الصلوة بين القبور قبروں کے درمیان نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے (کشف الأستار ١/٢٢١ ح ٤٤١ وسنده حسن)

اس حدیث میں ممانعت سے مراد جنازہ نہیں بلکہ عام نمازیں

ہیں۔حافظ ابن حبان نے اس مفہوم کی ایک روایت کو کتاب الصلوۃ میں ذکر کیا ہے (الاحسان ٤/٥٩٦ ح١٦٩٦ وسنده ضعیف)

جس روایت میں ''**نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یصلی علی الجنائز بین القبور**'' آیا ہے۔ (المختارة للضیاء ٥/٢٤٦ ح١٨٧١، المعجم الاوسط للطبرانی ٦/٢٩٣ ح٥٦٢٧)

اس کی سند حفص بن غیاث مدلس کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔حفص مذکور کو محمد بن سعد وغیرہ نے مدلس قرار دیا ہے دیکھئے میری کتاب **الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین** (١/٩ ص١٦)

حفص بن غیاث کو مدلسین سے باہر نکالنا صحیح نہیں ہے۔

16۔ اگر میت کا جنازہ پڑھ لیا گیا ہو تو دوبارہ جنازہ جائز ہے۔ دیکھئے فقرہ:۱۵

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے بھائی عاصم بن عمر کا جنازہ، تین دن کے بعد اس کی قبر پر پڑھا (ابن ابی شیبہ ۳۶۱/۳ ح ۱۱۹۳۹ وسندہ صحیح)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کا جنازہ، قبر پر دفن ہونے کے بعد پڑھا۔ (مصنف عبدالرزاق ۵۱۷/۳ ح ۶۵۴۹، السنن الکبری للبیہقی ۴۹/۴ وسندہ صحیح)

محمد بن سیرین (تابعی) سے اگر جنازہ فوت ہو جاتا تو وہ

(دوبارہ) جنازہ پڑھتے تھے (مصنف ابن ابی شیبہ ٣٦١/٣ ح ١١٩٤٠ وسندہ صحیح)

17۔ مسجد میں جنازہ پڑھنا جائز ہے۔ سُہَیل بن البَیضاء رضی اللہ عنہ کا جنازہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں پڑھا تھا (صحیح مسلم: ٩٧٣ باب الصلوۃ علی الجنازہ فی المسجد)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا جنازہ مسجد میں پڑھایا گیا تھا (مؤطا امام مالك ٢٣٠/١ ح ٥٤٢ وسندہ صحیح)

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث: "من صلی علی جنازۃ فی المسجد فلیس له شیءٌ" جو شخص مسجد میں جنازہ پڑھے اس کے لئے (خالص مسجد کی وجہ سے) کوئی

چیز (اجر) نہیں ہے (سنن ابن ماجه: ١٥١٧ واللفظ له)

سنن ابی داؤد : ٣١٩١ وسنده حسن ،وقوله، **فلاشیءٌ له، یعنی من الاجر الخاص کما فسره السندھی)** کی رُو سے افضل یہی ہے کہ مسجد سے باہر جنازہ پڑھا جائے۔

18۔نماز جنازہ پڑھنے کے لئے میت کی چارپائی اس طرح رکھیں کہ میت کا سر شمال کی طرف اور پاؤں جنوب کی طرف ہوں (اسی پر اجماع ہے) میت اگر مرد ہے تو امام اس کے سر کے سامنے قریب کھڑا ہو اور اگر میت عورت ہے تو اس کے سامنے وسط میں امام کھڑا ہو۔ دیکھئے سنن الترمذی(١٠٣٤ وقال:هذا حديث حسن) وصحيح البخاری(١٣٣١) وصحيح مسلم (٩٦٤)

19۔ایوب السختیانی رحمہ اللہ قبر پر (دفن ہونے کے بعد) کھڑا ہو کر دعا کرتے تھے(ابن ابی شیبه ۳۳۱/۳ ح ۱۱۷۱۰ و سنده صحیح)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بھی قبر پر دفن کے بعد کھڑے ہو کر دعا کرتے تھے(ابن ابی شیبه ۳۳۰/۳ ح ۱۱۷۰۵ و سنده صحیح)

محمد بن المُنکَدِر (تابعی) نے بھی قبر پر دفن کے بعد دعا کی (عبدالرزاق ۵۰۹/۳ ح ۶۵۰٤ و سنده صحیح)

20۔سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: عصر اور فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے یعنی جائز ہے۔(مؤطا امام مالك ۲۲۹/۱ ح ۵٤۰ و سنده

صحیح)

زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا کا جنازہ، فجر کی نماز کے بعد پڑھا گیا تھا(مؤطا مالك ۲۲۹/۱ ح۵۳۹ وھو صحیح)

عین طلوعِ شمس، بالکل زوال کے وقت اور عین غروب الشمس کے وقت جنازہ پڑھنا اور میت دفن کرنا ممنوع ہے دیکھئے صحیح مسلم(۸۳۱)

21۔سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: کنا نغسل المیت فمنا من یغتسل المیت ومنا من لا یغتسل "ہم میت کو نہلاتے تھے تو ہم میں سے بعض غسل کرتے اور بعض نہ کرتے" (سنن الدارقطنی ۷۲/۲ ح۱۸۰۲ وسندہ صحیح وصححہ الحافظ ابن حجر فی التلخیص

الحبیر ۱/۱۳۸ ح ۱۸۲)
جن روایات میں میت کو نہلانے کی وجہ سے غسل اور جنازہ اٹھانے کی وجہ سے وضوء کا حکم ہے، وہ استحباب پر محمول ہے دیکھئے التلخیص الحبیر (۱/۱۳۸) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میت نہلانے والوں پر غسل کرنا ضروری نہیں ہے (السنن الکبری للبیہقی ۳/۳۹۸ و سندہ صحیح)
سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما میت نہلانے والے کو وضوء کرنے کا کہتے تھے (البیہقی ۱/۳۰۶ و سندہ حسن)
سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی میت کو خشبو لگائی اور جنازہ اُٹھا کر مسجد لے گئے آپ

نے جنازہ پڑھا اور دوبارہ وضوء نہیں کیا (البیھقی ۳۰٦/۱، ۳۰۷ و سندہ صحیح)

22۔ جنازے کے فوراً بعد اجتمائی یا انفرادی دعا کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

23۔ امام ابوبکر محمد بن ابراہیم بن المنذر النیسابوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

☆ اس پر اجماع ہے کہ بیوی اپنے خاوند کی میت کو غسل دے سکتی ہے۔

☆ اس پر اجماع ہے کہ عورت چھوٹے بچے (کی میت) کو غسل دے سکتی ہے۔

☆ اس پر اجماع ہے کہ میت کو غسلِ جنابت کرایا جاتا ہے۔

☆اس پر اجماع ہے کہ ریشمی کفن نہیں پہننا چاہئے۔

☆اس پر اجماع ہے کہ اگر بچہ زندہ پیدا ہوا اور چیخ کر مر جائے تو اس کی نماز جنازہ پڑھنی چاہئے۔

☆اس پر اجماع ہے کہ اگر آزاد اور غلام کے جنازے اکٹھے ہوں تو امام کے قریب آزاد کا جنازہ رکھنا چاہئے۔

☆ جنازے کی پہلی تکبیر میں رفع یدین کرنے پر اجماع ہے (تفصیلی بحث آگے آرہی ہے)

☆اس پر اجماع ہے کہ حتی الامکان میت کو دفن کرنا فرض (کفایہ) ہے۔ جو شخص یا جماعت یہ کام کرے تو تمام مسلمانوں کی طرف سے یہ فرض ادا ہو جاتا ہے (الاجماع ص ۴۲ فقرہ:۷۸ تا ۸۵)

جنازہ میں ہر تکبیر پر رفع یدین سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ثابت ہے۔(جزء رفع الیدین للبخاری: ح ۱۱۱، مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۹۸/۳ ح۱۱۳۸۸ واِسنادہ صحیح)

مکحول تابعی جنازے میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرتے تھے۔جزء رفع الیدین للبخاری: ح۱۱٦،وسندہ حسن

امام زہری جنازے میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرتے تھے۔(جزء رفع الیدین للبخاری: ۱۱۸،وسندہ صحیح)

قیس بن ابی حازم (تابعی) جنازے میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرتے تھے۔(دیکھئے جزء رفع الیدین للبخاری: ۱۱۲، وسندہ صحیح، مصنف ابن ابی شیبہ : ۲۹٦/۳ ح۱۱۳۸۵)

نافع بن جبیر جنازے میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرتے

تھے۔ (جزء رفع الیدین: ١١٤، وسندہ حسن)

حسن بصری جنازے میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرتے تھے۔ (جزء رفع الیدین: ١٢٢، وسندہ صحیح)

درج ذیل علماء سلف صالحین بھی جنازے میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کے قائل و فاعل تھے۔

ا۔ **عطاء بن ابی رباح** (مصنف عبدالرزاق: ٣/٤٦٨ ح ٦٣٥٨، ابن ابی شیبہ ٣/٢٩٦ ح ١١٣٨٢ وسندہ قوی)

ب۔ **عبدالرزاق** (مصنف: ح ٦٣٤٧ وھو صحیح)

ج۔ **محمد بن سیرین** (مصنف ابن ابی شیبہ: ٣/٢٩٧ ح ١١٣٨٩، وسندہ صحیح)

ان تمام آثار سلف صالحین کے مقابلے میں ابراہیم نخعی (تابعی)

جنازے میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

(دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ : ج۳ ص۲۹۶ ح۱۱۳۸۶، وسندہ حسن)

معلوم ہو کہ جمہور سلف صالحین کا یہ مسلک ہے کہ جنازے کی ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کیا جائے، جیسا کہ با حوالہ گزر چکا ہے اور یہی مسلک راجح وصواب ہے، والحمدللہ

جنازے میں رفع یدین کا نہ کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یا صحابہ کرام سے ثابت نہیں ہے۔

وماعلینا الی البلاغ

(۲۱ جمادالاولیٰ ۱۴۲۶ھ)

☆☆☆☆☆☆☆☆

نمازِ جنازہ میں

صرف ایک طرف سلام

از: عبدالرؤف ہانجی السّلفی

نماز جنازہ میں صرف ایک طرف سلام پھیرنی چاہئے۔ دلائل درج ذیل ہیں:

[۱] امام نافع رحمہ اللہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

اِنَّـهُ كَـانَ صَـلَّى عَلَى الْجِنَازَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ، فَكَبَّرَ، فَاِذَا فَرَغَ سَلَّمَ عَلٰى يَمِيْنِهِ وَاحِدَةً

آپ رضی اللہ عنہما جب نمازِ جنازہ پڑھتے تو رفع الیدین کرتے، پھر تکبیر کہتے، پھر جب فارغ ہوتے تو اپنے دائیں

جانب ایک سلام پھیرتے۔ [مصنف ابن ابی شیبۃ: ج ۲ ص ۴۹۹ ح 11491 و سندہ صحیح]

[۲] سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

نماز جنازہ میں سنت یہ ہے کہ پہلی تکبیر میں سورۂ فاتحہ، سراً پڑھے، پھر تین تکبیریں کہے اور آخر میں سلام پھیر دے۔

[سنن النسائی: 1991 حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں اسے صحیح قرار دیاھے۔تحت حدیث:1335]

[۳] سیدنا ابواُمامہ بن سہل بن حُنَیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

''نمازِ جنازہ میں سنت یہ ہے کہ تو تکبیر کہے پھر سورۂ فاتحہ پڑھے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر خالصتاً میت کے

لئے دعا کرے اور (فاتحہ کی) قرأت صرف پہلی تکبیر میں ہی کرے پھر اپنی دائیں طرف خفیہ سلام پھیر دے۔" [مصنف عبدالرزاق: 6428۔ یہ روایت صحیح ہے دیکھئے: فتاویٰ علمیہ ج1 ص541-540]

[4] عمرو بن مہاجر الدمشقی کہتے ہیں:

"صَلَّیْتُ وَاثِلَة بِنِ الْاَسْقَعَ عَلٰی سَتِّیْنَ جِنَازَةً، مِنَ الطَّاعُوْنِ، وَرِجَالٌ وَنِسَاءٌ فَکَبَّرَ اَرْبَع تَکْبِیْرَاتٍ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمَةً" [مصنف ابن ابی شیبة: ج ۲ ص ۵۰۰ ح11505 و سنده صحیح]

میں نے سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے ساتھ طاعون سے مرنے والے مردوں عورتوں کے ساٹھ [60] جنازے

پڑھے، آپ چار تکبیریں کہتے اور ایک سلام پھیرتے۔

[5] سعید بن جبیر (تابعی) رحمہ اللہ ایک سلام پھیرتے تھے

[مصَنف ابن ابی شیبة: ج ۲ ص ۵۰۰ ح11501 و سنده صحیح]

[6] امام ابن سیرین رحمہ اللہ ایک سلام پھیرتے تھے [مصنَف ابن ابی شیبة: ج ۲ ص ۵۰۰ ح11499 و سنده صحیح]

[7] امام حسن بصری رحمہ اللہ ایک سلام پھیرتے تھے

[مصنَف ابن ابی شیبة: ج ۲ ص ۵۰۰ ح11502 و سنده صحیح]

[8] مکحول [تابعی] رحمہ اللہ ایک سلام پھیرتے تھے [مصنَف ابن ابی شیبة: ج ۲ ص ۵۰۰ ح11506 و سنده صحیح]

[9] امام ابوحنیفہ کے شاگردِ خاص عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَنْ سَلَّمَ عَلَی الْجِنَازَةِ تَسْلِیْمَتَیْنِ فَهُوَ جَاهِلٌ

جس نے نمازِ جنازہ پر دو سلام پھیرے وہ جاہل ہے [مسائلِ احمد لابی داؤد ص ۲۱۹ ح1030 و سندہ صحیح]

[10] صالح بن احمد رحمہ اللہ (ف265ھ) اپنے والد امام اہل السنہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے بارے میں بتاتے ہیں:

وَكَانَ يُكَبِّرُ عَلَى الْجِنَازَةِ اَرْبَعًا، وَيَرْفَعَ يَدَيْهِ مَعَ كُلِّ تَكْبِيْرَةٍ وَيَقْرَأُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فِیْ اَوَّلِ تَكْبِيْرَةِ ثُمَّ يُسَلِّمُ تِسْلِيْمَةً وَاحِدَةً

آپ رحمہ اللہ جنازے پر چار تکبیریں کہتے، ہر تکبیر کے ساتھ

رفع الیدین کرتے، پہلی تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھتے، پھر ایک ہی سلام پھیر دیتے۔ [سیرۃ الامام احمد بن حنبل ص ٤٠]

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دونوں طرف سلام پھیرنے والی دلیلوں کا حال

[1] السنن الکبری للبیهقی (ج٤ ص٧١ ح6988) میں

عبداللہ بن ابی اُوفیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب روایت:

اس کی سند میں ابراہیم بن مسلم ہجری راوی جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔ اس پر امام ابو حاتم الرازی، امام نسائی، امام بخاری، امام ترمذی، امام ابن عدی، امام یحییٰ بن معین، امام احمد بن حنبل، امام جوزجانی، امام ابن سعد اور امام ابن جُنید

نے سخت جروح کی ہیں اور اسے ضعیف ثابت کیا ہے۔

[دیکھئے: تهذيب التهذيب ج 1ص86مؤسسة الرسالة بيروت/ تقريب:252]

[2]السنن الکبریٰ للبیهقی (ج ٤ ص ٧١ ح6989) میں **عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب روایت:**

اس میں کئی عیب ہیں:

(۱) اس میں حماد بن سلیمان اور ابراہیم نخعی راوی "مدلس" ہے اور عن سے روایت کرتا ہے۔ مُدلِس جب حَدَّثَنَا یا اَخْبَرَنَا کی بجائے "عَنْ" سے روایت کرے تو وہ روایت ضعیف ہوتی ہے[صحیحین کے بغیر] (دیکھئے مقدمہ ابن الصلاح:ص60/ فتاویٰ رضویہ:جلد 5ص245)

(۲) حماد بن ابی سلیمان آخری عمر میں اختلاط کے شکار ہو گئے تھے [دیکھئے: طبقات ابن سعد: ج٦ ص ٣٢٥ ت 2497] یہ معلوم نہیں کہ یہ روایت قبل از اختلاط ہے یا بعد از اختلاط۔

(3) المعجم الاوسط للطبرانی [ح 4337] میں **ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب مرفوع روایت:**

اس روایت میں خالد بن نافع الاشعری راوی ضعیف ہے۔ اسے امام ابو زرعہ الرازی، امام ابو حاتم الرازی اور امام نسائی وغیرہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ [الجرح والتعدیل ج٣ ص ٣٥٥ ت1604 / کتاب الضعفاء للنسائی: ص٣٦ ت169]

اس روایت کو علامہ البانی رحمہ اللہ نے غلطی سے حسن قرار دیا

تھا(احکام الجنائز:ص ۱۲۷) **لیکن حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے ان کا تعاقب کر کے اس روایت کو ضعیف ثابت کیا ہے۔**

حافظ صاحب فرماتے ہیں:

''اسکی سند دو وجہ سے ضعیف ہے:

[۱] حماد بن ابی سلیمان مختلط ہے اور یہ روایت قبل از اختلاط نہیں ہے۔

[۲] حماد مذکور مدلس ہے دیکھئے طبقات المدلسین (ج2 ص45) اور روایت معنعن ہے۔(مختصر صحیح نمازِ نبوی ص 32)''

لہٰذا علامہ البانی رحمہ اللہ کی تحسین مرجوع ہے۔**وَفَوْقَ كُلِّ ذِىْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ**(سورۃ یوسف آیت نمبر 76)

خلاصہ: حافظ زئی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ’’میری تحقیق میں کسی ایک صحابی یا تابعی سے (سوائے ابراہیم نخعی کے) باسند صحیح یا حسن نمازِ جنازہ میں دونوں طرف سلام پھیرنا ثابت نہیں ہے۔ خلاصہ یہ کہ نمازِ جنازہ میں صرف دائیں طرف سلام پھیرنا ہی راجح ہے۔‘‘ [فتاوی علمیہ ج1ص545]

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مخالفین کا کمر توڑدینے والی دلیل

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ اپنی کتاب ”غنیة الطالبین“ میں لکھتے ہیں:

’’سلام صرف دائیں جانب پھرے یا دونوں جانب پھیر دے جیسا کہ امام شافعی کا خیال ہے۔ مگر امام احمد کے نزدیک صرف

ایک سلام ہی مستحب ہے۔ آپ کا کہنا ہے کہ چھ [6] صحابہ سے ایک طرف سلام پھیرنا مروی ہے جن میں حضرت علی، عثمان، ابن عباس، ابن ابی اوفی، ابو ہریرۃ اور واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہم شامل ہیں علاوہ ازیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی منقول ہے کہ آپ نے ایک مرتبہ نمازِ جنازہ پڑھائی اور ایک طرف سلام پھیرا۔'' [غنیة الطالبین ص 557 ترجمہ: مبشر حُسین لاھوری، اریب پبلکیشنز نئی دھلی]

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ادارہ دارالسّلفیہ خیر پورہ کی پُرخلوص اپیل

ادارہ دارالسّلفیہ خیر پورہ ایک عظیم الشان علمی مشن لے کر اُٹھا ہے۔ اختلافات اور تقلیدی جمہود کے شورشرابے سے بالاتر، دین کے اہم مسائل عام فہم میں لوگوں تک پہنچانا ہمارا مقصدِ اوّل ہے۔ لیکن جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ سرمایہ دعوت میں ریڑھ کی ہڈی کی مانند ہے۔ ہم آپ سے اس مشن میں مالی امداد کی امید رکھتے ہیں۔تاکہ یہ پیڑ بہت جلد ایک شجرِ درخشاں بن کر ابھرے۔زکوٰۃ و صدقات میں ہمیں یادرکھیں۔

Idarah Dar-us-Salafia: Account No. :SB0701040100001428
Masjid Shaikh ibn-e-Baaz: Account No. SB0701040100001427
J&K Bank Branch Arwani

ادارہ دارالسلفیہ خیر پورہ کی پُر خلوص اپیل

ادارہ دارالسلفیہ خیر پورہ ایک عظیم الشان علمی مشن لے کر اٹھا ہے۔ اختلافات اور تقلیدی جمود کے شور شرابے سے بالاتر، دین کے اہم مسائل عام فہم میں لوگوں تک پہنچانا ہمارا مقصدِ اول ہے۔ لیکن جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ سرمایہ دعوت میں ریڑھ کی ہڈی کی مانند ہے۔ ہم آپ سے اس مشن میں مالی امداد کی امید رکھتے ہیں۔ تاکہ یہ پیڑ بہت جلد ایک شجر درخشاں بن کر ابھرے۔ زکوٰۃ وصدقات میں ہمیں یاد رکھیں۔

Idarah Dar-us-Salafia: Account No. :SB0701040100001428
Masjid Shaikh ibn-e-Baaz: Account No. SB0701040100001427
J&K Bank Branch Arwani

ادارہ دارالسلفیہ

IDARAH DAR-US-SALAFIA

Khairpora, Arwani Mob. : 8803045299

Printed by : Afaf Publishers #9868657547